بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقّانیت مسلک اہلحدیث

شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

خطبہ مسنونہ کے بعد!

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْاللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ.....الخ (آل عمران : ۴)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جس طرح رب سے ڈرنا چاہیئے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اسلام کی حالت میں۔

میں نے آپ کے سامنے چوتھے پارے کی ایک آیت کریمہ پڑھی ہے۔ اس آیت کریمہ کے مخاطبین وہ لوگ ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے پیروکار، آپ کے جاں نثار اور آپ کے وفادار ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ رب کائنات نے اس آیت میں صرف ان کو خطاب کیا ہے۔

کلام مجید کا اسلوب یہ ہے کہ اس میں رب ذوالجلال مختلف طبقات کو مختلف انداز سے مخاطب ہوتے ہیں۔ کہیں خطاب دنیا میں بسنے والے سارے انسانوں سے ہے اور وہاں الناس کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ یَاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ (اے کائنات کے انسانو! اپنے رب کی بندگی کرو۔) ان انسانوں میں مسلمان بھی ہیں، کافر بھی، یہودی بھی، عیسائی بھی، مشرکین مکہ بھی شامل ہیں اور سرور کائنات ﷺ کے حلقہ بگوش بھی اور کہیں خطاب صرف ان لوگوں سے ہے جو نبی کریم ﷺ، سرور معظم ﷺ کی رسالت کو تسلیم نہیں کرتے اور ان کا تعلق عمومی طور پر اہل کتاب کے کسی گروہ سے بھی نہیں۔ ان کے لئے کلام مجید میں کافر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ قُلْ یَاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (پ: ۳۰) اور کہیں کافروں کے ایک مخصوص طبقے کو خطاب کیا گیا ہے۔ یہودیوں کو، عیسائیوں کو اور ان کے لئے کہا گیا:۔

" قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللہ "

یہاں صرف یہودی اور عیسائی مخاطب ہیں اور کہیں مخاطب صرف وہ لوگ ہیں، جو اللہ کی وحدانیت کا اور محمد کریم ﷺ کی رسالت ونبوت کا اقرار واعتراف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مومن اور مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کے لئے کلام مجید کے اندر "امنوا" کا لفظ استعمال ہوا ہے یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جب امنوا کہا جاتا ہے تو اس سے مخاطب صرف مسلمان ہوتے ہیں اور کوئی طبقہ دوسرا اس خطاب میں شامل نہیں ہوتا۔

چنانچہ میں نے جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے، اس کے مخاطبین بھی صرف وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان اور مومن کہتے اور کہلاتے ہیں، اللہ رب العزت نے ان کو خطاب کر کے کہا۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ.....الخ (آل عمران :۴)

(اے مومنو! اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنا چاہیئے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اسلام کی حالت میں) یہ کہ کر پھر انہیں حکم دیا **واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً** (اے مومنو! اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والو سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اکٹھے ہو کر) **ولا تفرقوا** ----فرقوں میں مت بٹو۔ آپس میں الگ الگ مت ہو جاؤ، اپنے آپ کو جماعتوں میں گروہ بندیوں میں مت تقسیم کرو۔ **وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً** (تم یاد کرو کہ ایک زمانہ تھا، تم الگ الگ تھے۔) اللہ نے اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کیا اور اللہ کے اس انعام کی وجہ سے تم ایک ہو گئے۔ **فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا** اور پھر تفریق کو اور اتحاد کو دوسرے رنگ میں اللہ نے پھر یوں واضح کیا۔ **وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا** ....جدا جدا تھے تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، اکٹھے ہوئے تو جنتی بن گئے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (آل عمران :۴)

اس آیت کریمہ کو پیش نظر رکھ کر ہم سوچیں کہ آج ہم جو جدا جدا ہیں۔ ہم الگ الگ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ہم علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں منقسم ہیں۔ کیا ہم قرآن کے حکم کو مانتے ہیں۔ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کر رہے ہیں؟۔ فرقوں میں بٹ کے دوئی میں اپنے آپ کو تبدیل کر کے، ایکا چھوڑ کر، اتفاق اور اتحاد سے کنارہ کشی کر کے ہم جو مختلف گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ کیا ہم اللہ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کر رہے ہیں؟۔ اگر اللہ کے حکم کی تعمیل کرنی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآن پاک کی اس آیت کو تسلیم کریں۔ مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامیں، فرقہ بندیوں کو چھوڑیں، گروہ بندیوں سے دور ہو جائیں۔

سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ تم ہم کو جو گروہ بندیوں سے علیحدہ ہونے' جماعتوں کے خول سے نکلنے' فرقہ بندیوں کو چھوڑنے کی بات کہہ رہے ہو --------تم خود بھی تو ایک جماعت ہو' تم خود بھی ایک فرقہ ہو' تم خود بھی ایک گروہ ہو۔ اگر ہم بریلوی' دیوبندی ہیں' شیعہ ہیں تو تم بھی تو اہلحدیث ہو۔ تم نے بھی ایک الگ جماعت بنا رکھی ہے۔ تم نے بھی ایک الگ فرقہ' ایک الگ گروہ' ایک الگ دھڑا استوار کر رکھا ہے۔ تم کیسے کہتے ہو کہ ہم فرقہ بندیوں کو چھوڑ دیں اور خود اپنا ایک الگ فرقہ بنائے ہوئے ہو۔ یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے اور بعض لوگ یہ سوال پیدا کرتے ہیں۔

آج میں اپنے ساتھیوں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جو ہماری بات سننے کے لئے مہربانی فرما کر تشریف لائے ہیں۔ میں ان کے ذہن میں یہ بات آج بٹھانا چاہتا ہوں کہ ہمارا موقف اس سلسلے میں کیا ہے؟۔ میں ان دوستوں سے خصوصیت کے ساتھ یہ درخواست کروں گا کہ وہ میری بات کو ذرا توجہ کے ساتھ سنیں اور اس پر غور کریں۔ تعصب کو' ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر اگر بات درست نظر آئے تو مان لیں نہ درست سمجھیں' نہ مانیں پھر تحقیق کریں، ہم سے سوال کریں ہم سے پوچھیں اور کسی سے جا کر پوچھیں۔ جب تک تسلی نہ ہو جائے تب تک وہ ہماری بات کو بھی اختیار نہ

تمہارے پیغمبروں نے دی اور وہ کیا تھی؟ ۔ان لا تعبد الا اللہ کہ رب کے سوا کوئی خالق و مالک ورزاق موجود نہیں ۔میری دعوت تو تمہاری دعوت ہے۔تمہارے نبیوں کی دعوت ہے ۔میری تو اپنی دعوت نہیں اور اس کا اظہار سید ولد آدم نے اپنی وفات کے دن بھی کیا کہ جب اس کائنات سے جا رہے تھے ۔اس دن بھی لوگوں کو یہ بات سمجھائی کہ محمد ﷺ فرقہ چھوڑ کر نہیں جا رہا۔وہ لوگوں کو فرقہ بندی میں تقسیم کر کے نہیں جا رہا۔اگر فرقہ بنانا ہوتا تو اپنی ذات کی بڑائی بیان کرتا ۔

فرقے والے کیا کہتے ہیں؟ ۔مرتے ہوئے کہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ہمیں مرنے کے بعد یاد رکھنا' ہمارا اونچا مقبرہ بنانا' مقبرے پر دیا جلانا' دیا جلا کر عرس جمانا' عرس جما کے ڈنڈھورا پٹوانا' ڈنڈھورا پٹوا کر لوگوں کو بلوانا' ہماری تعریف کروانا تا کہ ہم لوگوں کو بھول نہ جائیں کہ ہمارے نام پر یہ مذہب بنا ہے اور کئی بے چارے اتنے شوقین ہوتے ہیں اپنے نام کے' کہتے ہیں لوگ ویسے تو ہم کو یاد نہ رکھیں گے ۔ ہر جمعرات کو ہماری قبر پر کھیر پکا کے لانا' زردہ لانا ۔بریانی لانا قورمہ لانا اور کہا اگر ہو سکے تو ان کے ہضم کرنے کے لئے سوڈے کی بوتلیں بھی لانا ۔۔۔۔۔۔۔ہنسنے کی بات نہیں حوالہ میرے ذمہ ہے ۔وصایا شریف حضرت بریلویؒ کی کتاب ص: 9 مرتے ہوئے بھی لوگوں کو سمجھا کر مرے کہ دیکھنا کہیں ہم کو بھول نہ جانا' وصیت کی ہر جمعرات ہماری یاد تازہ رکھنا۔

لیکن جو فرقہ بنانے کے لئے نہیں آیا۔لوگوں کو رب کے دین کی طرف بلانے آیا تھا۔اس نے اپنی وفات کے وقت کیا کہا ۔لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَ النَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسَاجِدَ اللہ! تیری لعنت ہو ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ۔یہ اللہ سے دعا کی اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَناً یُّعْبَدُ (اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ لوگ اسکی پوجا شروع کر دیں (مشکوۃ باب المساجد) ۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اور بندوں سے کیا کہا؟ ۔فرمایا لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْداً لوگو! میری قبر پر میلے نہ لگانا ,لوگوں کو یہ کہا جا رہا ہے اور رب سے یہ دعا کی جا رہی ہے یہ فرقہ بندی سے بالا بات ہے ۔

ذرا اس بات کو پیش نظر رکھو! آج ہم بھی یہی کہتے ہیں' لوگو! ہم فرقہ کے مقابلے میں آپ سے یہ نہیں کہتے کہ ہمارے فرقے میں شامل ہو جاؤ' کہ ہمارا کوئی فرقہ نہیں ۔فرقہ اس کا جس نے کسی ذات کے نام پر کسی شخصیت کے نام پر' کسی بستی کے نام پر اپنی جماعت کی تشکیل دی ہو ۔ہم نے کیا کہا ہے ۔۔۔۔۔ہم نے کہا کہ ۔۔۔۔۔۔

ساری دنیا کے مسلمانو! آجاؤ' حنفیو تم بھی آجاؤ' امام احمد بن حنبل کی طرف نسبت کرنے والو تم بھی آجاؤ' اور کوفے سے رشتہ جوڑنے والو تم بھی آجاؤ' بغداد سے تعلق رکھنے والو تم بھی آجاؤ' ہندوستان کی بستیوں کی طرف نسبت کرنے والو تم بھی آجاؤ ۔۔۔۔ کیوں آجاؤ؟ ۔اپنوں کو چھوڑو ہم کو مانو؟ نہیں ۔۔۔۔۔آجاؤ اس بات کی طرف جو ہم نے نہیں' ہمارے بڑوں نے نہیں بلکہ عرش والے نے کہی ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللہ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (النساء : ۵) اللہ کی طرف آجاؤ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف آجاؤ۔

آج اگر بات تم سمجھنا چاہو، میں کوشش کروں گا کہ آدھے گھنٹے میں تمہیں بات سمجھا دوں ۔سمجھنے کی کوشش کرو فرقہ کون ہے؟ ۔فرقہ وہ ہے جو کہتا

ہے اپنے امام شافعیؒ کو چھوڑو امام ابوحنیفہؒ کی طرف آجاؤ فرقہ وہ ہے جو کہتا ہے امام مالکؒ کو چھوڑو امام احمدؒ کی طرف آجاؤ۔ فرقہ وہ ہے جو کہتا ان کو چھوڑو۔ جعفر صادقؒ کی طرف آؤ کہ سارے کہتے ہیں اپنے کو چھوڑو ہمارے بڑوں کو مانو۔ ''یہ فرقے'' وہ کہتا ہے نقشبند کو چھوڑو سہروردی کی طرف آجاؤ وہ کہتا ہے سہروردی کو چھوڑو خواجہ چشتؒ کی طرف آجاؤ وہ کہتا ہے ان کو چھوڑو اور ہمارے بڑے کی طرف آجاؤ؟۔ ہم نے کہا نہیں ہم ان کو چھوڑوا کر اپنے بڑے کو منوائیں تو فرقہ ہم کہتے ہیں انکو چھوڑو رب کے قرآن کو مانو محمد ﷺ کے فرمان کو مانو۔۔۔۔ ہم فرقہ نہیں ہیں فرقہ تو وہ ہیں جو یہ کہیں کہ اپنے کی بات نہ مانو ہمارے بڑے کی بات مانو کعبے کی رب کی قسم ہے۔ روسیاہ ہے ہے وہ جو یہ کہتا ہے کہ تم ان بزرگوں کو بھی چھوڑ دو ہم ان کو بھی بزرگ سمجھتے ہیں ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے ہمارا عقیدہ ان ے بارے میں بھی جو قابل احترام ہیں۔ ہمارا ان کے بارے میں بھی نظریہ احترام کا ہے

لیکن ہم کہتے ہیں کبھی ان سب کو باقی رکھ کر ایک ہ سکتا ہے۔ سوچو! قرآن کیا کہتا ہے؟۔ قرآن نے یہ نہیں کہا۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ الاِمَامِ اَبِیۡ حَنِیۡفَۃَ قرآن نے یہ نہیں کہا۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ الاِمَامِ مَالِکؒ قرآن نے یہ نہیں کہا۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ الاِمَامِ اَحۡمَدَ بلکہ قرآن نے تو کہا ہے۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللهِ جَمِیۡعًا

ہم تو کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ جاؤ ایک حنفی سے پوچھو پورے احترام کے ساتھ۔ ایک شافعیؒ سے پوچھو پوری عزت کے ساتھ! ایک شیعہ سے پوچھو پوری توقیر کے ساتھ کہ ہم تیری بات ماننا چاہتے ہیں۔ کیا مانیں تو تیری بات کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں۔ پوچھو کسی حنفی سے وہ کہے گا امام ابوحنیفہؒ کے دامن کو تھا مو تو میرے ہم آہنگ ہو جاؤ گے کوئی شبہ ہے اس میں شیعہ کو پوچھو ہم تجھ سے متفق کیسے ہوں؟۔ اللہ کہتا ہے متفق ہو جاؤ کیسے متفق ہوں؟۔ کہتا ہے امام جعفر صادقؒ کو مانو اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ اس کی تعلیمات کو سینے سے لگا لو تم تو میرے ہم آہنگ ہو جاؤ گے۔ یارو! اتنی سی بات گھر جا کر سوچ لو کہ جس سے پوچھو کسی پر چوٹ نہیں ہے۔ بات سمجھانے کے لئے کہتا ہوں بریلوی سے پوچھو ہمارے دوست ہیں۔۔۔۔ اللہ ہم سب کو ہدایت کی راہ پر گامزن فرمادے (آمین) ہماری ان سے کیا دشمنی ہے؟۔ کوئی زمین کا ہمارا جھگڑا نہیں کوئی دکان کا جھگڑا نہیں کوئی اور معاملہ نہیں بات تو سمجھانے کی ہے ناں ان سے پوچھو ہم تمہارے ساتھ ہم آہنگ کیسے ہو سکتے ہیں؟۔ کہتے ہیں اعلیٰ حضرت بریلوی کے مسلک کو اختیار کر لو یارو! ذرا انصاف تو کرو۔۔۔۔ اتفاق ہو تو کیسے؟۔ کہتے ہیں اتفاق ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمارے بڑے کو تم بھی مان لو اتفاق ہو جائے گا۔

ہم نے کہا تمہارے بڑے کو بڑا مانیں تب اتفاق ہو گا۔ یہ فرقہ واریت ہے۔ تو کہا کیا کہتے ہو؟۔ ہم نے کہا تم اپنے بڑے ہی کو مانو لیکن تسلیم کرو تو اس بات کو تسلیم کرو جس کی بڑائی کا ذکر آسمان والے نے اپنے قرآن میں کیا ہے۔

۔۔۔۔۔۔فرقہ تو تب ہوتے کہ ہم بھی تمہارے مقابلے میں یہ کہتے کہ۔۔۔۔۔۔شیخ الحدیث مولانا عبداللہ کی بات مانو ۔۔۔۔۔۔شیخ الاسلام حضرت گوندلویؒ کی بات مانو امام العصر مولانا میر سیالکوٹیؒ کی بات مانو وکیل اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی بات مانو سید غزنویؒ کی بات مانو حضرت اسمٰعیل سلفیؒ کی بات مانو تب تو ہم بھی فرقہ ہیں کہ تم کہو ہم اپنے اعلیٰ حضرت کی طرف بلاتے ہیں تم اپنے اعلیٰ حضرت کی طرف بلاتے ہو تم میں اور ہم میں کیا فرق ہے؟ اور ہم کہتے ہیں ہم فرقہ نہیں بلکہ فرقوں کو مٹانے کی آواز میں آجاؤ سب کا احترام کرو لیکن دامن تھامو تو آمنہ کے لال کا تھامو اور بات مانو تو عرش والے کے کلام کی مانو۔ پھر دیکھو ہماری بات کہاں سے آئی ؟۔فرقہ وہ ہے جو اپنی بات شامل کرے اور جو اپنی بات شامل نہیں کرتا وہ جماعت ہے۔وہ جماعت جس کے متعلق محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرِیْنَ دنیا کا کوئی شخص اس کی آواز کو مغلوب نہیں کر سکتا۔۔۔۔اللہ کے حبیب ﷺ وہ کون؟۔فرمایا مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ وہ جماعت وہ ہے جو صرف اتنی بات کرتی ہے جتنی بات میں نے کی۔۔۔۔۔۔۔محمد ﷺ کے صحابہؓ نے کی ہے (ﷺ)

اب ذرا گھر جا کر سوچنا تمہیں قسم ہے یہوں نہ ماننا گھر جا کر سوچنا گریبان میں منہ ڈالنا غور کرنا اور ہمارے لئے معاملہ سمجھ میں آجائے تو دعا کر دنا نہ سمجھ آئے تو گالی دے دینا ہم تمہاری گالی سن کر کہیں گے کہ

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزہ نہ ہوا

اور ہم گالیوں سے اس لئے بھی بے مزہ نہیں ہوتے کہ ہمارے پلے میں اور ہے کیا؟۔قیامت کے دن اپنے رب کی بارگاہ میں جائیں گے ۔عرش والا پوچھے گا کونین کا تاجدار حوض کوثر پر بیٹھا ہوا ہوگا پوچھے گا اپنے دامن میں کیا اعمال لے کر آئے ہو؟ کہیں گے اللہ اور تو کچھ نہیں لیکن اتنا دیکھ لے یا تیرے لئے گالیاں کھائی ہیں یا ساقی کوثر کے لئے گالیاں کھائی ہیں۔آخر کچھ رشتہ تھا تو ان کی وجہ سے گالی پڑتی تھیں نا اگر تجھ سے تعلق نہ ہوتا تیرے محبوب سے رشتہ نہ ہوتا تو ہم کو کون برا کہتا؟۔

خونے نہ کردہ ایم کسے را نہ کشتہ ایم
جرم ہمی کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم

ترجمہ:۔ہم نے کوئی خون نہیں کیا نہ قتل کیا ہے۔میرا بس یہی جرم ہے کہ تیرے چہرے کا محب ہوں۔

کیا قصور کیا ہے یا تو یہ کہو کہ ہم نے تمہارے بڑوں کے نام پر بٹہ لگا کر اپنے بڑوں کو آگے کیا ہے اور کوئی یہ نہ کہے کہ تمہارے پاس تو بڑا تھا ہی نہیں۔اس لئے تم کس کے نام پر اپنا سکہ چلاتے ہو اور یارو! بات آئی ہے تو کہے دیتا ہوں جاؤ کسی ماں کے لعل کو کہو تو سہی' ہماری بات کو جھٹلائے' چاہے یہاں کھڑے ہو کر' چاہے عدالت میں کھڑے ہو کر' کوئی جھٹلا کر دیکھو اور میں کہا کرتا ہوں' کوئی ہماری بات غلط ثابت کر دے ہمیشہ کیلئے نبی ﷺ کے منبر پر چڑھ کر گفتگو کرنا چھوڑ دیں گے۔کوئی جھٹلانے کی جرات تو کرے' کہتے ہو تم اس لئے نہیں بنا سکتے کہ تمہارے پاس بڑا کوئی نہیں تو

جواب سن لو کہ دو (2) ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ ہم نے اس بڑے کو اپنا بڑا مانا ہے کہ جس کے سامنے چاند اور ستارے بھی ہیچ نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد کوئی نگاہوں میں جچتا ہی نہیں ہے۔ جب سے آمنہ کے لعل ﷺ کا چہرہ دیکھا ہے۔ کعبے کے رب کی قسم ہے' روئے زمین کے سارے حسین اس کے سامنے ماند پڑ گئے' کہ یہ وہی ہے جس کے بارے میں جابرؓ نے کہا تھا کہ۔۔۔ چاندنی رات جب چاند کے حسن میں محو مسجد نبوی ﷺ کی طرف چلا تو کہا میں نے آسمان پر چھٹکی ہوئی چاندنی اور چمکتے ہوئے چاند کو دیکھا' دل میں سوچا کہ اللہ! اس سے بھی حسین کوئی چیز پیدا کی ہے تو نے' بے اختیار قدم مسجد نبوی ﷺ کی طرف اٹھ گئے، اس کے کچے صحن میں' ننگی مٹی پر' آمنہ کے لعل ﷺ کو سرخ چادر اوڑھے ہوئے دیکھا' نگاہ آسمان سے پلٹی اور اس کے چہرہ پر انوار پر پڑی' بے تاب ہو گیا' کہنے لگا عرش پر اللہ تو ہے اور تو نے آسمانوں پر چاند چمکایا' اس کے حسن نے مجھے ولولہ وشیدا بنایا لیکن اللہ جب نگاہ عائشہؓ کے شوہر پر پڑی تو یہ چاند آنکھوں میں جچتا ہی نہیں ہے (مشکوٰۃ) اور بے اختیار ہو کر کہنے لگا۔

تیرا اور چاند کا کیا مقابلہ؟۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاند کو روشنی بھی ملی تو تیرے چہرہ پر انوار سے ملی ہے۔ اس کو دیکھا' اس سے بڑا ہم کو تو پھر کسی اور کے دیکھنے کی حسرت ہی نہیں رہی۔ ایک تو جواب یہ ہے کہ اتنا بڑا کہ اب اس جیسا کوئی ہو تو اس کا دامن تھامیں۔ کوئی ایسا دکھا تو دو' ہم ماننے کے لئے تیار ہیں اور جہاں تک یہ بات ہے کہ ہمارے پاس کوئی اپنا ہے ہی نہیں اس لئے نہیں مانا' یارو! کوئی اور کہے تو مانیں' تم تو نہ کہو' تم کو تو گیارھویں دینے کے لئے بھی ملا تو وہ بھی میرے گھرانے کا بندہ ملا ہے۔ تجھ کو تو اپنے گھرانے میں کوئی بندہ ہی نظر نہیں آیا۔ تو جو اتنا مفلس اور قلاش کہ تجھ کو گیارھویں دینے کے لئے اپنے خانوادے میں کوئی بندہ نظر نہیں آیا اور تو نے مانا تو میرے کو مانا' اس کو مانا جس نے اپنی کتاب۔۔۔ میں جسے تو نے شائع کروایا' جس کا ترجمہ تو نے کیا' اس کے (صفحہ 59) پر لکھا کہ بہتر فرقے جہنمی اور ایک جنتی اور وہ اہلحدیث ہیں۔ تو وہ کیا کہتا ہے؟۔ اور جس کا عالم یہ ہو کہ اس نے بدعتی کی پہچان ایک ہی بتلائی۔ پوچھا گیا! شیخ! بدعتی کون ہے؟۔ فرمایا جو میرے اہلحدیث کو برا کہتا ہے تو کیوں طعنہ دیتا ہے اور تین دن پہلے کی بات ہے' میں اپنے حضرت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں' حوالہ میرے ذمہ ہے۔ ہم کو تو کتاب وسنت پڑھنے ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ لوگوں کی کتابیں کہاں پڑھیں؟۔ ایک دوست کے پاس سلطان باہوؒ کی کتاب میں نے دیکھی' ان کی اپنی لکھی ہوئی' ترجمہ خود کروایا'' اس میں لکھا ہے کہ (صفحہ 251 نوٹ کرو سلطان باہوؒ کی کتاب کا) کہ ہم سے کیا پوچھو کہ ہمارا کیش ومذہب کیا ہے' ہمارا اوڑھنا قال اللہ ہمارا بچھونا قال الرسول اور ہمارا مذہب اہلحدیث ہے۔ ہم سے کیا پوچھو کہ تمہارے پاس کون ہے؟۔ وہ اگر ہم نے بڑا بنانا ہوتا تو جاؤ سارے ہندوستان کی خاک چھان مارو۔ کعبے کے رب کی قسم! سارے بڑوں کو ایک طرف کر دو' سارے مل کر میرے شہید کا مقابلہ نہیں کر سکتے (شاہ اسماعیل شہیدؒ) لیکن ہم نے کہا شاہ شہیدؒ تو ہمارے قافلے کا سرگردہ تو ہے' ہمارا امام نہیں کہ امام صرف مدینے والے ہی کو مانا ہے تو اس شاخ کے قافلے کا سالار لیکن مذہب تیرا بھی نہیں منواتے مذہب عرش والے کا منواتے ہیں کہ ہم فرقہ نہیں ہیں فرقہ کون ہے؟۔۔۔۔۔۔ جو اپنی طرف بلائے ہمارے پاس تو اتنے بڑے، بڑوں کی بات تم نے تو جعلی اجسانے بنائے ہوئے ہیں ہم اصل واقعات بیان

کا فاصلہ اور ہم تمہیں چودھویں صدی سے اٹھائیں اور اس پہلی سن ہجری میں لے جائیں جب جبریل آسمان سے رب کا قرآن لے کر محمد ﷺ کے قلب اطہر پہ نازل ہورہا تھا تم لوگوں کو کیا دیتے ہو اور مزے کی بات یہ ہے کہ جب انہیں یہ کہا جاتا ہے کہ چلو لمحے بھر کے لئے تمہاری بات مان لیتے ہیں ہمیں طریقہ بتلاؤ کہ فرقہ بندی کیسے ختم ہو؟ رب کے قرآن پر کیسے عمل ہو؟ آخر یہ حکم ماننے کے لئے ہے یا اس کو رکھنے کے لئے؟ قرآن کی آیت ماننے کے لئے اتری ہے یا چومنے کے لئے، ماننے کے لئے ہم نے طریق بتلایا اس پر عمل کیسے ہو اور اس کو کیسے مانا جائے؟ سب کا احترام نبی کا دامن اقدس تھام، اللہ کی بات مان اور اتحاد ہو جائے ہم کہتے ہیں اگر اس طرح نہیں ہو سکتا ہماری بات غلط سہی اگر قرآن وسنت اصل نہیں ہیں تو ہم کو طریقہ بتلا دے کس طرح ہو سکتا ہے ہم اس طرح کو نے کے لئے تیار ہیں تم بتلا دو کہنے لگے دو طریقے ہیں ہم نے کہا کیا طریقے ہیں؟ ۔ ۔ ۔ ۔ کہنے لگے ایک طریقہ یہ ہے کہ سارے اپنے مذہبوں کو چھوڑ دیں اور ہمارے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد بن جائیں ہم ن کہا ٹھیک ہے چلو اتفاق جو کرنا ہو اس طرح سہی کوئی بات ہو تو سہی کسی بات پر آؤ تو سہی سرے چھڑوا دو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو منوا دو۔

اب ذرا سوچ سمجھ کے بتلانا کہ کس کو ماننا ہے کہنے لگے امام صاحب کو، ہم نے کہا امام صاحب کی کتاب کونسی ہے؟ امام صاحب کو ماننا ہے نا 'اللہ 'رسول کو ماننے کا معنی کیا ہے؟ اللہ کو مانو کیا مطلب ہے؟ قرآن کو مانو' ان کے ماننے کا مطلب کیا ہے؟ ان کی کتاب کو مانو' وہ کونسی؟ (ہدایہ) وہ تو امام صاحب کے 600 سال بعد میں لکھی گئی ہے۔

سن لو! آج بات علماء بیٹھے ہوئے ہیں طلباء اس سے فائدہ اٹھائیں گے تم یاد کر لو ایک بات' تمہیں بھی فائدہ پہنچے گا کوئی کتاب فقہ کیا ندر عقائد کے اندر صرف ایک کتاب امام صاحب کی طرف منسوب ہے فقہ اکبر کے نام پر' عقائد میں' فقہ میں نہیں' وہ بھی عقائد میں' اور وہ بھی منسوب گیارہ صفحہ کی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ فقہ کے اندر کتابیں صرف دو شاگردوں کی' ایک قاضی ابو یوسف دوسرے امام محمد ابن الحسن الشیبانی کی تم بتلا دو کس کو مانیں؟ تم نے کہا امام صاحب کو ہم' مان لیتے ہیں، ماننے کے لئے تیار ہین اتفاق کر والو کون سی کتاب؟ کتاب تو کوئی نہیں پھر کس کی کتاب؟ کہنے لگے محمد شیبانی اور ابو یوسف کی کتاب بھی تو امام صاحب کی ہے۔

سن لو بات! ہم نے کہا ہم نے تمہارا ہدایہ پڑھا ہم نے تمہارا قاضی خان پڑھا ہم نے تمہارا عالمگیری پڑھا ہم نے مبسوط سرخسی پڑھی ہم بھر الرائق پڑھی ہم نے ابن عابدین پڑھی' ہم نے کنز کی شرح پڑھی ہم نے وقایہ پڑھی اس میں ستر فیصد مسئلوں پر لکھا ہوا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ' کا مسلک اور تھا اور قاضی ابو یوسفؒ اور محمد شیبانی کا مسلک اور ہے اور فتویٰ ابو حنیفہؒ کے مسلک پر نہیں' محمد شیبانی کے مسلک پر ہے بتلاؤ مانیں تو کس کی مانیں؟ محمد شیبانی کی مانیں کہ ابو یوسف کی مانیں' ستر فیصدی مسئلے فقہ حنفی کے یا قاضی ابو یوسف کے ہیں یا محمد شیبانی کے ہیں اور امام ابو حنیفہ کے ستر فیصد مسئلوں پر فتویٰ نہیں ہے کس کو مانیں؟ کہنے لگے ان دونوں کو بھی مان لو ہم نے کہا تین ہو گئے کہنے لگے بالکل تین ہو گئے ہم نے کہا تینوں کو مان کر فیصلہ ہو جائے گا؟ کہنے لگے ٹھیک ہے ہم نے کہا ہم نے پڑھا فقہ کی کتابوں میں کہ علماء ماوراء النہر کا فتویٰ اور ہے اور فقہ بغداد

حنیفہ کا فتویٰ اور ہے بتلاؤ موراء النہر کے حنفیوں کی بات مانیں یا بغداد کے حنفیوں کی بات کو مانیں کہنے لگے ان دونوں کی بات مان لو ہم نے کہا چلو ان کی مان لیتے ہیں لیکن ہم نے ہندوستان میں فتاویٰ عالمگیری کو اٹھایا وہ دونوں کو نہیں مانتا اس نے تیسرا فتویٰ دیا ہے کہنے لگے اس کو بھی مان لو ہم نے کہا مان لیتے ہیں لیکن یہ بتلاؤ امام کہتا ہے کہ اگر نماز کی نیت باندھ کے سورہ فاتحہ کی بجائے کوئی اور چیز پڑھ لی یا صرف ''سبحان اللہ'' کہہ دیا یا اپنی زبان میں ''اللہ بہت بڑا ہے'' یہ کہہ دیا امام کہتا ہے نماز ہو گئی' شاگرد کہتا ہے نہیں ہوئی بتاؤ کس کی بات حق ہے کہنے لگے دونوں کی حق ہے ہائے ہم نے کہا پھر قرآن کہاں پھینکیں؟ معاذ اللہ جس نے اپنی حقانیت منوانے کے لئے دلیل یہ دی تھی وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (اولوگو میرے قرآن کو مانو اس لئے مانو کہ یہ سچی کتاب ہے اس کے اندر اختلاف نہیں ہے

قرآن تو یہ کہتا ہے اور محمد ﷺ کو کہتا ہے مانو ۔۔۔ کیوں؟ کہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی تو پھر سارے حق کیسے ہو گئے ایک کہتا ہے دن چڑھا ہوا ہے دوسرا کہتا ہے رات ہے کہتے ہیں دونوں سچے ہیں ہم نے کہا دونوں سچے ہیں تو ہم کو پاگل خانے میں جمع کروادو' ہم کہاں جائیں پھر؟ یا پھر ہمیں افیون کھلا دو' اگر افیون نہیں ملتی تو آج کل ہیروئن بڑی ملتی ہے ماشاء اللہ! ان کی برکت سے ہم بغداد میں گئے حضرت ہمارے ساتھ تھے شیخ الحدیث ہمارے حضرت الامیر ہمارے ساتھ ہمان کے ساتھ تھے کچھ حنفی دوست بھی تھے کچھ دیوبندی کچھ بریلوی بھی' جمعہ کی نماز ہم نے بغداد کی اس مسجد میں پڑھی جو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب ہے جامع امام اعظم ہے رحمتہ اللہ علیہ سب کہو رحمتہ اللہ علیہ' احترام ہم سے زیادہ کوئی نہیں کرتا اور گستاخی تم سے زیادہ نہیں کرتا ۔۔۔ اپنے آپ کو مقلد بھی اس امام کا کہتے ہو اور مانتے ہو تو اس کے شاگردوں کی۔ کرتے اس کی تقلید ہو اور مانتے شاگردوں کی ہو' تم سے زیادہ بھلا مانس کون ہے ان کی مسجد میں نماز پڑھی' دجلہ کے کنارے پر بغداد کے اندر بہت بڑی مسجد ''جامع امام اعظم'' کے نام سے مشہور ہے کہ وہاں تکبیر کہنے کیلئے ایک اونچا ساتھڑا بنایا ہوتا ہے جن لوگوں نے حج کیا ہے مسجد نبوی میں یا کعبتہ اللہ میں دیکھا ہے اور جو خصوصی مہمان ہوتے ہیں ان کو اس چبوترے پر بٹھا دیتے ہیں اب ہم گئے تھے گیارہویں شریف والے کی بستی میں تو گیارہ ہی ہم آدمی تھے حنفی بھی' اہلحدیث' دیوبندی بھی' بریلوی بھی' سارے دوست اور سارے نامور علماء نام نہیں لیتا کہ میں نے کئی آدمیوں کا نام لینے سے پہلے وضو نہیں کیا ہوا ہے سارے موجود۔

اب خطبہ ہوا' امام صاحب جب نماز پڑھانے لگے امام ابوحنیفہ کی مسجد کے اندر جس کے ایک گوشے میں مسجد کے ایک کنارے مین ہٹ کر امام صاحب کی قبر بھی ہے یہ اس مسجد کی باتھے نام بھی مشہور ہے ''جامع ابوحنیفہ'' امام نے کہا ولا الضالین میں نے اور حضرت صاحب اور مولانا حافظ عبدالغفور صاحب ہم تین اہلحدیث تھے' ہم نے سوچا کہ اب آمین تو کہنی ہی ہے ذرا اتنی اونچی نہ کہی جائے کہ تینوں کی آواز اکیلی ہی سنائی دے ابھی ہم نے کہی نہیں کہ اونچی اتنی زور سے آمین ہوئی کہ معلوم ہوا چھت اڑ جائے گی۔ ساری مسجد آمین کے نعرے سے گونج اٹھی' آمین۔ اب میں نے دیکھا اور میرے ساتھ ایک لاہور کے دوست ہیں آج کل ''یارسول اللہ'' کانفرنس کا دورہ ان پر پڑا ہوا ہے وہ میرے ساتھ تھے جب

آمین زور سے کہی تو ان کی ہنسی چھوٹ گئی نماز کے اندر ہی ہنسی اس لئے چھوٹی کہ یہ وہابی ہمارے ساتھ کھڑا ہے یہ تو پاکستان جا کر ہمارے ناک میں دم کر دے گا کہ تیرے امام کی مسجد میں آمین ہوتی ہے تمہیں کیا تکلیف ہے اب وہ میرے ساتھ تھے میں نے کہا یا اللہ نماز بچالے اب پتہ نہیں اللہ نے نماز قبول کی ہے کہ نہیں میں بھی ہنسا صاف بات ہے جھوٹ نہیں بولتا رکوع جانے لگے تو بے اختیار مولوی صاحب کی طرف دیکھ رہا ہوں اب جب اللہ اکبر کہا امام نے رفع یدین کی سارے مقتدیوں نے رفع الیدین کی۔ فارغ ہوئے تو سب کی ہنسی چھوٹی 'حضرت الامیر سمیت سب ہنس رہے تھے اب انتظار کر رہے ہیں کب نماز کی سلام پھرے اور کب بات کریں اس نے کہا السلام علیکم میں نے کہا حضرت جی مبارک ہو کہنے لگے کیوں کیا بات ہے؟ میں نے کہا اب تو آپ کے امام صاحب کی مسجد میں بھی رفع یدین اور آمین ہوتی ہے (اپنے گھر سے گواہی مل گئی) کہنے لگے اس طرح بھی جائز ہے میں نے کہا (جے بندے دا پتر این نا' تے پاکستان چل کے وی ایہہ گل کہہ) کہ اس طرح بھی جائز ہے کہنے لگے میں پاکستان میں جا کر بھی کہنے کے لئے تیار ہوں میں نے کہا ٹھیک ہے اگلا (آئندہ) جمعہ جو پاکستان میں آئے میری مسجد میں تو پڑھانا تیری مسجد میں میں پڑھاؤں گا اور میں وہاں رفع الیدین کروں گا تم نہ کرنا تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ دونوں طرح ٹھیک ہے کہنے لگے (گل تے ٹھیک اے پر لوکاں نے سانوں مسجد وچوں باہر کڈھ دینا ایں' باہر) یہ مسلک ہے۔

جاؤ ہمارے مسلک کی حقانیت کی زندہ دلیل ہے کہ دشمن بھی اس کے کسی مسئلے کو یہ کہنے کی جرات نہیں کرسکتا کہ یہ غلط ہے اسلئے کہ ہم کوئی مسئلہ اس وقت تک نہیں بتلاتے جب تک مدینے والے کی اس پر مہر نہیں لگ جاتی۔

اس گوجرانوالہ میں بڑے بڑے پھنے خاں موجود ہیں اور اگر اس واقعہ کا کسی کو شبہ ہے تو مولوی صاحب سے جا کے پوچھ لے ہم سے بھی 'اپنے مولویوں سے بھی پوچھ لیں اور اگر پھر بھی یقین نہیں تو بغداد ہمارے ساتھ چلا جائے اور اگر رفع یدین اور آمین ہو' ٹکٹ وہ دیدے اگر نہ ہوتی ہو تو ٹکٹ ہم دے دیں گے' فیصلہ ہو جائے گا کہو کہ چلو تم کیا کہتے ہو کہنے لگے سب ٹھیک ہے دونوں طرح ٹھیک ہے ہم نے کہا اتحاد کیسے ہو؟ ایک کہتا ہے نماز ہو گئی دوسرا کہتا ہے نماز نہیں ہوئی وہ بھی ٹھیک جس کی ہو گئی وہ بھی ٹھیک ہے کہ عجیب بات ہے ایک بزرگ کہتا ہے جو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھے اس کے منہ میں آگ' دوسرے امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک پڑھنے والا نہ پڑھنے والے سے افضل ہے امام صاحب کا اپنا شاگرد' جو کہتا ہے منہ میں آگ وہ بھی ٹھیک ہے اور جو کہتا ہے پڑھو ضرور پڑھنی چاہیئے وہ بھی ٹھیک ہے پھر غلط کیا ہے ہم کو اس غلط کا نام بتلا دو کیا کہتے ہو؟ سن لو حق ایک ہوتا ہے' باطل بہت' یہ بھی ٹھیک' یہ باطل ہے اور کائنات میں کوئی رب نہیں ایک ہی ہے یہ ٹھیک ہے کوئی مطاع نہیں کوئی رہبر نہیں کوئی راہنما نہیں کوئی غلطی سے محفوظ نہیں مگر ایک مدینے والا یہ ٹھیک ہے اور جو یہ کہے کہ وہ بھی غلطی نہیں کرتا اور ہمارا حضرت بھی غلطی نہیں کرتا اور اس کی بات اس کی بات کے بالکل خلاف' یہ بھی ٹھیک ہے یہ کیسے ٹھیک ہو گیا؟ یا ہم کو بتلا دو کہ رسول ﷺ پر تو وحی اترتی تھی تم کہہ دو تمہارے بزرگوں پر بھی وحی اترتی تھی تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں سیدھی بات ہے کیونکہ وحی والا غلطی نہیں کرتا۔ اور میں یہاں کہنا چاہتا ہوں سارے حضرات کی موجودگی میں میں نے جرات والا فرقہ دیکھا ہے تو شیعہ دیکھا ہے کیوں؟ انہوں نے کہا ہم اپنے بزرگوں کو ایسا

نہیں سمجھتے ہمارے سارے بزرگوں پروحی اترتی ہے اس لئے اگران کی بات آپس میں غلط بھی ہے تو وحی اتارنے والے سے پوچھو ان سب پر تو وحی اترتی ہے اس لئے سب کی بات ٹھیک ہے یہ تو جرات والے ہوئے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے جرات کی کہ اس کو غلطی والا بتلایا ان کو تو نہیں بتلایا نا' کہا اگر غلطی کرتا ہے تو تمہارا خدا کرتا ہے ہم سے کیا پوچھتا ہے "اوہ تاڑاموشا ہمارا کبھی غلطی نہیں کرتا ہے" اس پر تو وحی اترتی تھی حسنؓ پر بھی حسینؓ پر بھی زین العابدینؒ پر بھی محمدؒ باقر پر بھی' جعفر صادقؒ پر بھی' موسیٰؒ کاظم پر بھی علی رضاؒ پہ بھی' علی نقیؒ پہ بھی محمد تقیؒ پہ بھی' حسن عسکریؒ پہ بھی اور اس پہ بھی جو پیدا ہونے سے پہلے ہی غار کے اندر گھس گیا ہے یہ تو کام ہو گیا نا یہ تو ٹھیک ہوئی' جرات کی بات ہے اسی لئے ہمارے ایک حضرت صاحب بھی ان کی مجلس عزا میں تشریف لا رہے ہیں یہ جرات کی بات ہے لیکن یہ کہاں کی جرات ہے کہ کہتے ہو وحی اترتی بھی نہیں اور غلطی کرتے بھی نہیں یا کہو غلطی کرتے ہیں یا وحی اترتی ہے یہ کیسی بات ہے؟۔

قرآن ایک طرف اور سارے امام ایک طرف فرمان نبی ایک طرف اور سارے بزرگ ایک طرف' دونوں ٹھیک کس طرح ہوں گے یا اس کو غلط کہو' یا اس کو غلط کہو اور یاروں نے جرات کی ہے آج یہ مسئلہ بتلا جاؤں یاروں نے جرات کی' انہوں نے کہا ہاں تم کہتے ہو قرآن یہ کہتا ہے ہمارا امام یہ کہتا ہے کون غلط؟ انہوں نے کہا تمہارا قرآن غلط ہے ہمارا امام معصوم غلط نہیں ہے ہاں لکھا ہوا ہے میں نے اپنی کتاب الشیعہ والقرآن کے اندر شیعہ دوستوں کی بارہ سو حدیثیں' ایک دو نہیں بلکہ بارہ سو حدیثیں درج کی ہیں اپنی کتاب کے اندر (الشیعہ والقرآن کے اندر ان کا کہنا کہ قرآن غلط ہے اور امام کی بات صحیح ہے یہ جرات کی بات ہے استغفر اللہ ہی سہی مگر ہے تو جرات نا اور پھر ہم کو گالی دی گئی لاہور کے ایک جلسے کے اندر کہا گیا اس نے دو کتابیں لکھی ہیں ایک میں ابھی تقریر ہوئی ہے اس جمعہ کو' ایک حضرت صاحب پگڑی باندھ کے تقریر کر رہے تھے کہنے لگے سعودی عرب میں گیا کعبے کے پاس قرآن نہیں بکتا' یا شیعوں کے خلاف کتاب بکتی ہے یا بریلویوں کے خلاف کتاب بکتی ہے احسان الٰہی ظہیر کی۔۔۔۔۔۔۔میں نے کہا جلتے کیوں ہو؟ اگر کعبے میں ہماری کتاب بکتی ہے تو ہماری نہ بکے گی تو کیا تمہاری بکے گی اور کعبے والوں کی کتاب کعبے ہی میں بکے گی' جو جہاں کا ہوتا ہے اس کا وہیں پہ خمیر پہنچتا ہے

پہنچی وہیں پہ خاک' جہاں کا خمیر تھا

کہانیاں تو نہیں لکھیں' دلیل سے ثابت کرو' آج تین برس ہو گئے کتاب لکھے ہوئے بائیس کتابیں ایران سے' لبنان سے' کویت سے اور مصر سے میرے خلاف چھپیں لیکن ماں کے کسی سپوت کو ان حدیثوں کو غلط کہنے کی جرات نہیں ہوئی الزام تراشی کا کیا ہے؟ بہتان بازی سے گالی دینے سے دل ٹھنڈا ہوتا ہے نکال لو' عرش والے نے بھی کہا ہے کہ گالی تو ہمارے آقا کو بھی دیا کرتے تھے اور عرش والا جواب میں کہتا ہے نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ان کا کیا ہے؟ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اس سے کیا فرق پڑتا ہے گالی دینے سے کیا ہے سارے ملک میں احتجاج ہو رہا ہے "البریلویہ" لکھی ہے ہم کہتے ہیں احتجاج کیوں کرتے ہو تم نے ہزار لکھی ہم نے احتجاج نہیں کیا' کہندے نے سنیاردی ٹھک ٹھک تے لوہار دی اکو ای ٹھا (کہتے ہیں سو سنار کی ایک لوہار کی)۔

اب روتے کیوں ہو؟ اس میں کیا بات ہے جاؤ ساری کائنات کے ملاؤں کو کہو کہ اس کا جواب لکھنا تو دور کی بات ہے اس کا ایک صفحہ پڑھ کر ہی بتلا دو' گالی دینے سے مسئلہ حل ہوتا ہے گالیاں دے لو' گالی سے مسئلے حل نہیں ہوتے ہم نے بتلایا اختلاف کے مٹانے کا طریقہ اور اتحاد بنانے کا طریقہ' اتحاد اگر ہوگا تو اسی بنیاد پر ہوگا جس بنیاد پر رب نے اتحاد کروایا وہ کیا بنیاد تھی؟ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ محمد ﷺ جیسے اس نے متفق کیا آؤ آج بھی متفق ہونا ہے تو محمد ﷺ کی سنت اپناؤ اتفاق ہو جائے گا محمد ﷺ سبب اتفاق ہے اور لے آؤ اپنی کتابوں کو اٹھا کے ہم بھی لے آئیں تم بھی لے آؤ اپنے مسئلے سرور کائنات کی کتاب پر پیش کرو جس کا ساتھ محمد ﷺ کی سنت دے وہ سچا جس کا ساتھ رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہ دو وہ جھوٹا' تم بھی لے آؤ ہم بھی لے آئیں' ہم کیا لے آئیں؟ ہمارے پاس تو اور ہے ہی کچھ نہیں' جو ہے یا رب کا دیا ہوا یا محمد کا عطا کیا ہوا تعلیمات کی صورت میں' ارشادات کی صورت میں (ﷺ)

کوئی بات' مان کا کوئی لعل اٹھے' اور کہے کہ تم نے یہ مسئلہ اختیار کیا اس لئے کہ یہ سید داؤد غزنویؒ کا مسئلہ تھا یہ مولانا اسماعیل سلفی تھا یہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کا مسئلہ تھا (رحمھم اللہ علیھم اجمعین) کوئی اٹھے۔۔۔۔۔۔ کعبے کے رب کی قسم ہے اس کا شکر یہ ادا کریں گے اور اس مسئلے کو صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے چھوڑ دیں گے ہمارے کیش میں کوئی بڑا نام نہیں' ہمارے کیش میں نام ہے تو یا رب کے قرآن کا ہے یا محمد کے فرمان کا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اس مسئلے کو ہم مسئلہ نہیں سمجھتے جس پہ کتاب وسنت کی مہر نہیں ہوگی۔

آؤ اتحاد ہوتا ہے یہ ہے سبب اتحاد نبی کا فرمان مانو فرقے چھوڑو' ان بستیوں سے تعصب کرتے ہو جن میں آج بھی ہندو رہتے ہیں جاؤ کعبے کے رب کی قسم ہے میں اس دیوبندی عالم کو سلام کہتا ہوں جو گجرات کا رہنے والا ہے اس نے لاہور میں میرے ساتھ تقریر کرتے ہوئے کہا جب اعلان کیا گیا میری تقریر کے بعد یعنی اہلحدیث عالم کے بعد اب دیوبندی عالم تقریر کریں گے گجرات والے تو اٹھ کھڑے ہوگئے چہرہ غصّے سے سرخ ہوگیا کہنے لگے کہ تم نے میری توہین کی ہے مجھ کو' دیوبندی کہہ کے' اس لئے کہ میں نے کئی ہندوؤں کو دیوبندی دیکھا ہے کئی سکھوں کو دیوبندی دیکھا ہے۔

اس لئے کہ ہر وہ شخص جو دیوبند کی بستی میں رہتا ہے چاہے ہندو ہے چاہے عیسائی ہے چاہے سکھ ہے وہ اپنے آپ کو اسی طرح دیوبندی کہتا ہے جس طرح سیالکوٹ کا رہنے والا سیالکوٹی' گوجرانوالہ کا رہنے والا گوجرانوالوی اور لاہور کا رہنے والا لاہوری میں کوئی دیوبندی نہیں ہوں میں مسلمان ہوں کہ میرے رب نے مجھے مذہب اسلام عطا کیا ہے تم ان بستیوں کیلئے لڑتے ہو۔

جاؤ ان بستیوں کو یا ہندوؤں' سکھوں سے پاک کردو' پھر ان بستیوں کی طرف اپنی نسبت کرنا اور بریلی ہندوؤں کے قبضے میں' پچھلے دنوں خبر چھپی ہے کہ مولانا فاضل بریلوی کا مدرسہ اور ان کا گھر ہندوؤں کے قبضے میں ہے یہ نوائے وقت کے صفحہ اول ایک بریلوی دوست کا مضمون چھپا ہے اور تم اس بریلوی کے شہر کیلئے لڑتے ہو جس شہر میں تمہارے بزرگ کا مکان اور مدرسہ بھی محفوظ نہ رہا' اس شہر کی طرف نسبت کرتے ہو چھوڑو ان بستیوں کو' چھوڑو ان ناموں کو' ان میں کچھ نہیں بھرا ہوا آؤ اتفاق کے لئے سرور کائنات کا نام ہے یا رب کا کلام ہے اور بستی اگر عزت والی ہے

یا تو محمد کے جنم والی بستی مکہ ہے یا محمد کے دفن والی بستی مدینہ ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)